

عقیدہ ختم نبوت

حافظ ابو یحییٰ نور پوری

عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ ہمارے نبی اکرم محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے آخری نبی اور رسول ہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام سلسلہ نبوت کی پہلی کڑی تھے، ان کے بعد بھی ہر دور اور ہر قوم کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیا اور رسل مبعوث فرمائے، لیکن یہ سلسلہ ہمارے نبی ﷺ پر ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک ہر قوم و وطن کے لیے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ظلی نہ بروزی، نہ تشریحی نہ غیر تشریحی۔ اس عقیدے کا انکار کفر و الحاد ہے۔

فرامین باری تعالیٰ :

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبا 34 : 28)

”(اے نبی!) ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر مبعوث کیا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

❁ قاضی، عیاض بن موسیٰ، سنہ 544-476ھ) فرماتے ہیں :

إِنَّهُ أُرْسِلَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ، وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى حَمْلِ هَذَا الْكَلَامِ عَلَى ظَاهِرِهِ .

”بلاشبہ آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا۔ امت مسلمہ کا اس

بات پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے۔“ (الشفا : 271/2)

یعنی قیامت تک کے سارے انسانوں کے لیے نبوت محمدی ﷺ کافی ہے۔ ختم نبوت کا مطلب وہی ہے جو الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ظلی یا بروزی اور تشریحی یا غیر تشریحی کی قیدیں لگا کر اس آیت کو ظاہری معنی سے پھیرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

✽ مفسر امام، ابو جعفر، محمد بن جریر، طبری رحمہ اللہ (224-310ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالَى ذِكْرُهُ : وَمَا أَرْسَلْنَاكَ، يَا مُحَمَّدُ، إِلَى هَؤُلَاءِ الْمُشْرِكِينَ بِاللَّهِ مِنْ قَوْمِكَ خَاصَّةً، وَلَكِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِلنَّاسِ أَجْمَعِينَ؛ الْعَرَبِ مِنْهُمْ وَالْعَجَمِ، وَالْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، بَشِيرًا مَّنْ أَطَاعَكَ، وَنَذِيرًا مَّنْ كَذَّبَكَ، وَلَكِنَّا أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ كَذَلِكَ إِلَى جَمِيعِ الْبَشَرِ .

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے محمد (ﷺ)! ہم نے آپ کو صرف آپ کی قوم کے مشرکین کی طرف مبعوث نہیں فرمایا، بلکہ عرب و عجم اور سرخ و سیاہ سب لوگوں کی طرف بھیجا ہے، جو لوگ آپ کی اطاعت کرتے ہیں، ان کو خوشخبری دینے والا بنا کر اور جو لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں، ان کو ڈرانے والا بنا کر، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح سارے انسانوں کی

طرف مبعوث کیا ہے۔“ (تفسیر الطبری: 288/19، ط ہجر)

✽ شیخ الاسلام والمسلمین، علامہ، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

وَلَمَّا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا إِلَى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ جَنَّهُمْ وَإِنْسِهِمْ، عَرَبِهِمْ وَعَجَمِهِمْ، وَهُوَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، كَانَ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمِنْ تَمَامِ حُجَّتِهِ عَلَى خَلْقِهِ أَنْ تَكُونَ آيَاتُ نُبُوَّتِهِ وَبَرَاهِينُ رِسَالَتِهِ مَعْلُومَةً لِّكُلِّ

الْخَلْقِ الَّذِينَ بُعِثَ إِلَيْهِمْ .

”محمد ﷺ جن و انس اور عرب و عجم سب کے لیے رسول بن کر آئے ہیں اور خاتم الانبیا ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جب معاملہ ایسے ہے، تو یہ بات اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر نعمت اور اپنی مخلوق پر اتمامِ حجت ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کی آیات و براہین ان تمام لوگوں کو معلوم ہوں، جن کی طرف آپ ﷺ مبعوث ہوئے ہیں۔“ (الجواب الصحيح: 405/5)

✽ نیز فرماتے ہیں:

فَلَا بُدَّ فِي الْإِيمَانِ مِنْ أَنْ تُؤْمِنَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَأَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ إِلَى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ؛ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، خَلَقَهُ، فِي تَبْلِيغِ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ، وَوَعْدِهِ وَوَعِيدِهِ، وَحَلَالِهِ وَحَرَامِهِ، فَالْحَلَالُ مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَالَّذِينَ مَا شَرَعَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ اعْتَقَدَ أَنَّ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ طَرِيقًا إِلَى اللَّهِ مِنْ غَيْرِ مُتَابَعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَهُوَ كَافِرٌ مِنَ أَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ .

”ایمان میں یہ بھی ضروری ہے کہ آپ محمد ﷺ کے خاتم الانبیا ہونے پر ایمان لائیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا تاکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی، وعد و وعید اور حلال و حرام کو سب تک پہنچائیں۔ چنانچہ حلال وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حلال کر دیا اور حرام وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دے دیا اور دین وہی ہے، جسے اللہ اور اس

کے رسول ﷺ نے مشروع قرار دے دیا ہے۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کسی ولی کے پاس محمد ﷺ کی اطاعت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہے، وہ کافر اور شیطان کا دوست ہے۔“

(الفرقان بین أولیاء الرحمان وأولیاء الشیطان، ص: 21)

② فرمانِ الہی ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ (الأعراف: 7: 158)

”(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“

✽ حافظ، اسماعیل بن عمر، ابن کثیر رحمہ اللہ (700-774ھ) لکھتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ يَا مُحَمَّدُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، وَهَذَا خُطَابٌ لِلْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَالْعَرَبِيِّ وَالْعَجَمِيِّ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا، أَيُّ جَمِيعُكُمْ، وَهَذَا مِنْ شَرَفِهِ وَعَظَمَتِهِ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَنَّهُ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً.

”اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول محمد ﷺ سے فرماتا ہے: اے محمد (ﷺ)! کہہ دیجیے کہ لوگو! یہ خطاب سرخ و سیاہ اور عربی و عجمی سب کے لیے ہے، کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ یہ آپ ﷺ کا شرف اور آپ کی عظمت ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور سارے لوگوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔“ (تفسیر ابن کثیر: 489/3 بتحقیق سلامة)

احادیثِ نبویہ :

✽ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ

عَامَّةً» .

”پہلے نبی کو صرف اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے، لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔“

(صحیح البخاری: 335، صحیح مسلم: 521)

صحیح مسلم (3/521) کے الفاظ یہ ہیں:

«كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ» .

”پہلے ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے، لیکن مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔“

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ؛ إِلَّا كَانَ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ» .

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس امت کا جو بھی یہودی و نصرانی میرا پیغام سنے، لیکن میری تعلیمات پر ایمان لائے بغیر مر جائے، وہ جہنمی ہوگا۔“ (صحیح مسلم: 153)

❀ شارح صحیح مسلم، حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ»، أَيُّ مَنْ هُوَ مَوْجُودٌ فِي زَمَنِي وَبَعْدِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَكُلُّهُمْ يَجِبُ عَلَيْهِمُ الدُّخُولُ فِي طَاعَتِهِ، وَإِنَّمَا ذَكَرَ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ تَنْبِيْهًا عَلَى مَنْ سِوَاهُمَا، وَذَلِكَ لِأَنَّ الْيَهُودَ

وَالنَّصَارَى لَهُمْ كِتَابٌ، فَإِذَا كَانَ هَذَا شَأْنُهُمْ مَعَ أَنَّ لَهُمْ كِتَابًا،
فَعَبَّرَهُمْ مِمَّنْ لَا كِتَابَ لَهُ أَوَّلَى .

”نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کہ اس امت کا کوئی بھی فرد میرے پیغام کے بارے میں سنے گا، سے مراد یہ ہے کہ جو بھی میرے زمانے میں موجود ہے یا میرے بعد قیامت تک آئے گا، سب کے لیے میری اطاعت میں داخل ہونا واجب ہے۔ آپ ﷺ نے یہودی و نصرانی کا ذکر ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے بارے میں تنبیہ کرنے کے لیے کیا کہ یہود و نصاریٰ کے پاس تو کتاب موجود ہے، جب کتاب موجود ہونے کے باوجود ان کے بارے میں یہ حکم ہے، تو جن کے پاس کوئی کتاب نہیں، وہ تو بالاولیٰ اس حکم میں داخل ہوں گے۔“

(شرح صحیح مسلم : 2/188، 189)

اہل علم کی رائے :

❁ علامہ علی بن احمد، ابن حزم، اندلسی رحمہ اللہ (384-456ھ) فرماتے ہیں :
هَذَا مَعَ سَمَاعِهِمْ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وَقَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا نَبِيَّ بَعْدِي» فَكَيْفَ يَسْتَجِيزُهُ مُسْلِمٌ أَنْ يُثْبِتَ بَعْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيًّا فِي الْأَرْضِ، حَاشَا مَا اسْتَثْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَثَارِ الْمُسْنَدَةِ الثَّابِتَةِ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .

”بعض لوگ اللہ تعالیٰ کا فرمان : ﴿وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں) اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، سننے کے بعد ایسی باتیں کرتے

ہیں (جو ختم نبوت کے عقیدے کے خلاف ہوتی ہیں)۔ کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے بعد زمین میں کسی نبی کا اثبات کرے، سوائے قرب قیامت نزول عیسیٰ ﷺ کے، جس کا استثنیٰ رسول اللہ ﷺ نے متصل اور ثابت شدہ احادیث میں فرمادیا ہے۔“

(الفصل في الملل والأهواء والنحل : 4 / 138)

نیز فرماتے ہیں :

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ* لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبة 9 : 65 ، 66)
 فَهَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ بِالنَّبِيِّ، وَصَحَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ كُلَّ مَنْ جَحَدَ شَيْئًا صَحَّ عِنْدَنَا بِالْإِجْمَاعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِهِ؛ فَقَدْ كَفَرَ، وَصَحَّ بِالنَّبِيِّ أَنَّ كُلَّ مَنْ اسْتَهْزَأَ بِاللَّهِ تَعَالَى، أَوْ بِمَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، أَوْ بِنَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، أَوْ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، أَوْ بِفَرِيضَةٍ مِنَ فَرَائِضِ الدِّينِ، فَهِيَ كُلُّهَا آيَاتُ اللَّهِ تَعَالَى، بَعْدَ بُلُوغِ الْحُجَّةِ إِلَيْهِ؛ فَهُوَ كَافِرٌ، وَمَنْ قَالَ بِنَبِيِّ بَعْدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، أَوْ جَحَدَ شَيْئًا صَحَّ عِنْدَهُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فَهُوَ كَافِرٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يَحْكَمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَصْمِهِ .

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ* لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبة 9 : 65 ، 66)

(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تم استہزاء کرتے ہو؟ تم عذر نہ کرو، یقیناً تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ یہ سب لوگ نص کی بنا پر کافر ہیں۔ اس بات پر بھی اجماع ثابت ہو چکا ہے کہ جس شخص نے ایسی چیز کا انکار کیا، جس کے بارے میں ہمارے نزدیک اجماع سے ثابت ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے، تو ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نص سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ، اس کے کسی فرشتے، اس کے کسی نبی، قرآن کی کسی آیت، دین کے کسی فریضے کہ وہ بھی اللہ کی آیات ہیں، ان چیزوں کا حجت پہنچنے کے بعد مذاق اڑاتا ہے، وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا ایسی چیز کا انکار کر دیتا ہے، جو اس کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے فرمان سے ثابت ہو، تو ایسا شخص بھی کافر ہو جاتا ہے، کیونکہ اس نے اپنے اور اپنے مخالف کے مابین نبی اکرم ﷺ کو فیصلہ حاکم تسلیم نہیں کیا۔“

(الفصل في الملل والأهواء والنحل: 142/3)

✽ مشہور مفسر، علامہ، محمد بن احمد، قرطبی رحمہ اللہ (600-671ھ) فرماتے ہیں:

ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ نِزُولَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْفَعُ التَّكْلِيفُ، لَيْلًا يَكُونُ رَسُولًا إِلَى أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ، يَأْمُرُهُمَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَنْهَاهُمْ، وَهَذَا أَمْرٌ مَرْدُودٌ بِالْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَبِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَاخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، وَقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي»، وَقَوْلِهِ: «وَأَنَا الْعَاقِبُ» (صحيح البخاري: 3532، صحيح مسلم: 2354)، يُرِيدُ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتِمَهُمْ، وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَوَهَّمَنَّ أَنَّ عِيسَى يَنْزِلُ

نَبِيًّا بِشَرِيعَةٍ مُتَّجِدَةٍ، وَغَيْرِ شَرِيعَةٍ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ إِذَا نَزَلَ؛ فَإِنَّهُ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے شریعت کی عمل داری ختم ہو جائے گی، تا کہ عیسیٰ علیہ السلام ایسے رسول نہ قرار پا جائیں، جو اس زمانے والوں کی طرف مبعوث ہوں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے خبردار کریں۔ لیکن یہ بات ہماری ذکر کردہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر مردود ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے آپ ﷺ کو خاتم النبیین قرار دینے اور آپ ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، نیز اس فرمان نبوی کی وجہ سے کہ میں سب سے آخر میں آنے والا نبی ہوں۔ جب معاملہ یہ ہے، تو پھر یہ خیال کرنا کیسے جائز ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام نئی شریعت والے نبی بن کر آئیں گے، جو کہ ہمارے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے مختلف ہوگی۔ اس کے برعکس عیسیٰ علیہ السلام اس وقت محمد ﷺ کے پیروکار ہوں گے۔“

(التذكرة بأحوال المونى وأمور الآخرة: 792/2)

✽ علامہ، احمد بن محمد بن ابوبکر قسطلانی (851-923ھ) لکھتے ہیں:

فَمِنْ تَشْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ بِهِ، وَإِكْمَالِ الدِّينِ الْحَنِيفِ لَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَرَسُولُهُ فِي السَّنَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنْ ادَّعَى هَذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ؛ فَهُوَ كَذَّابٌ، أَفَّاكَ، دَجَالٌ، ضَالٌّ، مُضِلٌّ، وَلَوْ تَحَدَّقَ وَتَشَعَّبَدَ، وَآتَى بِأَنْوَاعِ السَّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ وَالنَّبِيرِنَجِيَّاتِ، فَكُلُّهَا مُحَالٌ وَضَلَالَةٌ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ، وَلَا يَقْدَحُ فِي هَذَا نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَهُ، لِأَنَّهُ إِذَا نَزَلَ كَانَ عَلَى دِينِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمِنْهَا جِهَةٌ، مَعَ أَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهُ آخِرُ مَنْ نَبِيٍّ، قَالَ أَبُو حَيَّانَ: وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلَى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ، فَهُوَ زَنْدِيقٌ يَجِبُ قَتْلُهُ.

”یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کے لیے اعزاز اور دین حنیف کی تکمیل ہے کہ آپ ﷺ کو خاتم الانبیا والمرسلین بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی متواتر سنت میں یہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ کے بعد جو بھی اس مقام کا دعویٰ کرے گا، وہ کذاب، افتر، پر داز، دجال، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہو گا۔ اگرچہ وہ اپنے تئیں بڑی کاریگری اور شعبد بازی کا مظاہرہ کرے، نیز قسم قسم کے جادو، طلسمات اور دم جھاڑے کرے، کیونکہ اہل عقل و خرد کے نزدیک یہ باتیں ناممکن اور گمراہی پر مبنی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے سے ختم نبوت میں کوئی قدغن نہیں لگے گی، کیونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کے دین اور منہج پر نازل ہوں گے۔ نیز ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخری ہستی ہیں، جن پر وحی نازل ہوئی۔ ابوحیان کا کہنا ہے کہ جو شخص نبوت کو ایک کسی امر قرار دے کر جاری سمجھتا ہے یا ولی کو نبی سے افضل سمجھتا ہے، وہ زندیق اور واجب القتل ہے۔“ (المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ: 546/2)

❁ ملا علی بن سلطان محمد، قاری، حنفی (م: 1014ھ) لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ أَنَّ كَسْرَ التَّاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ، أَيَّ جَاءَ آخِرَهُمْ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، أَيَّ لَا يُتَنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهُ، فَلَا يُنَافِي نَزُولَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَابِعًا لِشَرِيعَتِهِ، مُسْتَمِدًّا مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ، وَأَمَّا فَتْحُ التَّاءِ، فَمَعْنَاهُ أَنَّهُمْ بِهِ خَتِمُوا، فَهُوَ الطَّابِعُ وَالْخَاتَمُ لَهُمْ.

”حاصل کلام یہ ہے کہ تاکہ کسرہ کے ساتھ (خاتم پڑھا جائے تو) معنی یہ ہوگا کہ آپ ﷺ نے انبیا کو ختم کر دیا، یعنی آپ ﷺ ان سب کے آخر میں آئے اور

آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی کو وحی نہیں آئے گی۔ عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اتر کر آپ ﷺ کی شریعت کے تابع ہونا اور قرآن و سنت سے استفادہ کرنا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ اگر تا پر فتح (خاتم) ہو، تو اس کا معنی ہوگا کہ انبیاء پر آپ ﷺ کے ذریعے مہر لگا دی گئی، یعنی آپ ﷺ ان کے لیے مہر ہیں۔“

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل: 27/1)

✽ علامہ عبدالرؤف، مناوی رحمہ اللہ (1031-952ھ) فرماتے ہیں:

وَهَذِهِ قَاعِدَةٌ لَا يَحْتَاجُ فِي اثْبَاتِهَا إِلَى شَيْءٍ لِّلْإِجْمَاعِ عَلَيْهَا، وَلَا التَّفَاتِ إِلَى مَا زَعَمَهُ بَعْضُ فِرَقِ الضَّالِّينَ؛ مِنْ أَنَّ النُّبُوَّةَ بَاقِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَبَنَوْا ذَلِكَ عَلَى قَاعِدَةِ الْأَوَائِلِ أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ، وَرُمِيَ بِذَلِكَ جَمْعٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الصُّوفِيَّةِ كَالْإِمَامِ الْعَزَلِيِّ، إِفْتَرَاهُ عَلَيْهِ الْحَسَدَةُ، وَقَدْ تَبَرَّأَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ الْقَوْلِ بِهِ، وَتَنَصَّلَ مِنْهُ فِي كُتُبِهِ، وَأَمَّا عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ؛ فَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى نُزُولِهِ نَبِيًّا لِّكُنْهَ بِشَرِيعَةٍ نَّبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

”یہ ایسا قاعدہ ہے، جس کے اثبات کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس پر اجماع ہو چکا ہے۔ بعض گمراہ فرقوں نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ نبوت قیامت تک باقی رہے گی، ناقابل التفات ہے۔ ان کی بنیاد پہلے فلسفیوں کے اس قول پر ہے کہ نبوت کسی چیز ہے۔ عظیم صوفیوں کے ایک گروہ پر اس نظریے کو اپنانے کا الزام لگا تھا۔ امام غزالی بھی انہی میں سے ہیں، ان کے حاسدوں نے ان پر یہ جھوٹ باندھا تھا، لیکن انہوں نے اس سے براءت کا اظہار کر دیا اور اپنی کتابوں میں انہوں نے اسے بیزاری ظاہر کر دی۔ رہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، تو امت کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ وہ بحیثیت نبی نازل ہوں گے، لیکن ہمارے نبی ﷺ کی شریعت لے کر آئیں گے۔“ (فیض القدیر: 341/2)